# انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دھلی

کے زیر اہتمام

دو روزہ قومی کانفرنس

بعنوان

# مولانا مناظر احسن گیلانی: حیات وخدمات

بہ تاریخ: 1، 2/ دسمبر 2018، بہ مقام پٹنہ

## تصوراتی خاکہ


انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز

162، جوگا بائی، مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-25

Tel.: 91-11-26981187, 26989253, 26987467

Fax.: 91-11-26981104

E-mail: ios.newdelhi@gmail.com

Website: www.iosworld.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

19/ویں صدی کے اختتام اور 20/ویں صدی کے آغاز میں بے دار مغز مسلم علما اور دانش وران قدیم وجدید کی تفریق کو ختم کرنے کی جانب توجہ کر رہے تھے۔ خاص طور پر وہ تفریق جو قدامت وجدت کی بنیاد پر نصاب تعلیم میں پیدا ہوگئی تھی۔ علامہ شبلی نعمانی ان مسلم قائدین میں سے ایک تھے، جو اس سلسلے میں سنجیدگی کے ساتھ تگ ودو کر رہے تھے۔ انھوں نے علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں سرسید کی دعوت پر دینیات کی تعلیم دینا شروع کی۔ علی گڑھ کے قیام نے ان کو یورپی نظام تعلیم کو سمجھنے کا موقع دیا۔ اس طرح وہ علی گڑھ میں مغرب پسند مسلمانوں اور یورپی ماہرین تعلیم کے بہت قریب ہوگئے۔ ساتھ ہی انھوں نے علی گڑھ چھوڑنے کے بعد جب لکھنؤ میں ندوۃ العلماء سے وابستگی اختیار کی تو انھیں معتدل مزاج علما سے قریب ہونے کا موقع بھی میسر آیا۔

صرف شبلی ہی نہیں بلکہ مولانا مناظر احسن گیلانی بھی اس طرح کے تجربات سے گزرے۔ انھوں نے دارالعلوم دیوبند میں روایتی اسلامی تعلیم بھی حاصل کی اور عثمانیہ یونی ورسٹی حیدرآباد میں اسلامیات کے استاد بھی مقرر ہوئے۔ انھیں شبلی کی طرح یورپی نظام تعلیم کا جائزہ لینے اور اس کے مثبت اثرات کو سمجھنے کا بھی موقع ملا۔ لیکن مولانا گیلانی علامہ شبلی کی طرح میدانی دانش وران میں سے نہیں تھے۔ اس لیے وہ نظام تعلیم کی اصلاح کے لیے عملی اقدامات نہ کر سکے۔ مولانا گیلانی ایک عظیم اسلامی اسکالر اور خالص محقق تھے۔ انھوں نے عثمانیہ یونی ورسٹی میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ سمیت متعدد عظیم افراد کی تربیت کی۔ ان کی ایک درجن سے زاید کتابیں پڑھنے کے بعد ان کے تحقیقی مزاج اور فکری بلندی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر ہند و پاک کے تمام علما، ماہرین اسلامیات اور ان کے تمام معاصرین ان کی عظمت و رفعت کے قائل نظر آتے ہیں۔

مولانا مناظر احسن گیلانی انگریزی ہندستان میں یکم اکتوبر 1892ء، بہ مطابق 9/ربیع الاول 1310ھ کو پٹنہ سے تقریباً 100/کیلو میٹر دور ضلع نالندہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں گیلانی میں پیدا ہوئے تھے۔ اپنے گاؤں میں ابتدائی تعلیم (قرآن، فارسی اور عربی گرامر وغیرہ) حاصل کرنے کے بعد وہ مدرسہ خلیلیہ ٹونک، راجستھان میں داخل ہوئے، جہاں انھوں نے 1906 اور 1913 کے درمیان منطق، فقہ، ادب، فلکیات اور ریاضی کا علم حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ ایشیا کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم دیوبند پہنچے۔ وہاں انھوں نے اپنے زمانے کے بہترین علما سے استفادہ کیا، جن میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، علامہ انور شاہ کشمیری اور علامہ شبیر احمد عثمانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ دارالعلوم دیوبند سے 1914ء بہ مطابق 1332ھ میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ وہیں مقیم رہے اور دارالعلوم سے نکلنے والے رسائل ''القاسم'' اور ''الرشید'' کی ادارت میں شریک رہے۔ اس دوران ان کی کتاب 'سوانح ابوذر غفاری' اور 'کائنات روحانی' نے ان کو برصغیر کی علمی دنیا میں متعارف کرا دیا۔ سوانح ابوذر غفاری کو پڑھنے کے بعد حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے فرمایا تھا: ''اس کتاب کا مصنف اسلام کا عظیم محقق ثابت ہوگا۔'' آگے چل کر مولانا گیلانی علمی دنیا میں محقق اسلام، سلطان القلم اور متکلم ملت جیسے اعلیٰ القاب سے یاد کیے گئے۔

1916 میں وہ اپنی مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں ہی استاد مقرر کر لیے گئے۔ کچھ عرصے بعد بعض نامعلوم وجوہات کی بنا پر عثمانیہ یونی ورسٹی حیدرآباد کے شعبۂ دینیات میں استاد مقرر ہوئے۔ 1920 سے 1949 تک وہاں خدمات انجام دینے کے بعد وہ سبک دوش ہو کر

اپنے گاؤں گیلانی لوٹ گئے اور تادم آخر تصنیف وتالیف میں مشغول رہے۔ایک لمبی علالت کے بعد 5/جون 1956، بہ مطابق 25/شوال 1375ھ کو ان کا انتقال ہوگیا۔انھوں نے ایسے متعدد موضوعات پر قلم اٹھایا، جن پر قلم اٹھانا اس زمانے میں تقریباً ناممکن تھا۔یہی وجہ ہے کہ ان کا اعلیٰ علمی کام آج تک لوگوں کے لیے مشعلِ راہ کا کام کر رہا ہے۔

مولانا مناظر احسن گیلانی اردو زبان کے ایک عظیم ماہر اور نظریہ ساز مصنف تھے۔انھوں نے اپنے منفرد طرزِ تحریر سے ہزاروں دلوں اور ذہنوں کو فتح کیا۔ان کی مشہور کتابوں میں حکمت ایمانیات، مسلمانوں کی فرقہ بندیوں کا افسانہ، ہزار سال پہلے، حضرت ابوذر غفاری، تدوین قرآن، تدوین فقہ واصول فقہ، الدین القیم، النبی الخاتم، دربار نبوت کی حاضری، دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال، اسلامی معاشیات، سوانح قاسمی (تین جلدیں)، تدوین حدیث، حضرت امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی، روزہ اور قرآن، تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ، نظام تعلیم وتربیت (دوجلدیں) اور احاطۂ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ان کی آخری کتاب سوانح قاسمی تھی، جو انھوں نے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی کی حیات وخدمات پر لکھی تھی۔مولانا گیلانی کی یہ تمام کتابیں اردو زبان میں ہیں۔جب کہ ان کی کچھ کتابوں کا عربی ترجمہ بھی ہوا ہے، جن میں سورۂ کہف کے متعلق لکھی ہوئی ان کی کتاب عربی زبان میں **الفتنة الدجالية: ملامحها البارزة واشاراتها في سورة الكهف** کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

مولانا مناظر احسن گیلانی کی ان تمام خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز، نئی دہلی نے **"مولانا مناظر احسن گیلانی: حیات وخدمات"** کے موضوع پر **1، 2/دسمبر 2018** کو پٹنہ میں دوروزہ قومی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**مقالات مندرجہ ذیل موضوعات پر لکھے جاسکتے ہیں:**

1۔ مولانا گیلانی کی شخصیت کے تعمیری عناصر

2۔ مولانا گیلانی بہ طور سیرت نگار

3۔ مولانا گیلانی بہ طور سوانح نگار

4۔ مولانا گیلانی بہ حیثیت ماہر قرآنیات

5۔ مولانا گیلانی کے تعلیمی نظریات

6۔ علوم اسلامی کے میدان میں مولانا گیلانی کی خدمات

7۔ مولانا گیلانی اور دارالعلوم دیوبند

8۔ مولانا گیلانی اور عثمانیہ یونی ورسٹی حیدرآباد

9۔ اسلامی معاشیات کے متعلق مولانا گیلانی کے نظریات

10۔ مولانا گیلانی کی کتاب "دجالی فتنہ" ایک نظر میں

11۔ مولانا گیلانی بہ حیثیت شاعر

12۔ مولانا گیلانی بہ حیثیت ادیب

13۔ مولانا گیلانی اور اسلامی ہاسٹلس کا نظریہ

14۔ مولانا گیلانی اور مطالعۂ ادیان

15۔ مولانا گیلانی کے خطوط کا جائزہ

16۔ مولانا گیلانی: ملت اسلامیہ کے فکری قائد

17۔ مولانا گیلانی اور تصوف

18۔ مولانا گیلانی اور ان کے معاصرین

**کانفرنس کے تکنیکی اجلاس درج ذیل مرکزی موضوعات پر منعقد ہوں گے:**

1۔ مولانا مناظر احسن گیلانی: ابتدائی زندگی اور تعلیم و تربیت

2۔ علوم القرآن اور سیرت نبوی کے میدانوں میں مولانا گیلانی کی خدمات

3۔ مولانا مناظر احسن گیلانی دار العلوم دیو بند اور جامعہ عثمانیہ میں

4۔ مولانا مناظر احسن گیلانی ایک سوانح نگار کی حیثیت سے

5۔ امت مسلمہ کو درپیش معاصر مسائل اور مولانا مناظر احسن گیلانی

6۔ علوم اسلامی کے میدان میں مولانا گیلانی کی خدمات

7۔ مولانا گیلانی اور ان کے معاصرین

**اہم تاریخیں:**

خلاصۂ مقالات جمع کرنے کی آخری تاریخ (Inpage، pdf اور doc فائل میں) 10/ اکتوبر 2018

خلاصۂ مقالات قبول/مسترد کیے جانے کی تاریخ 20/ اکتوبر 2018

مکمل مقالہ جمع کرنے کی آخری تاریخ (Inpage، pdf اور doc فائل میں) 15/ نومبر 2018

خلاصۂ مقالات اس ای میل پر بھیجیں: ios.newdelhi@gmail.com

**استفسار کے لیے رابطہ کریں:**


انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز

162، جوگابائی، مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-25

فون: 91-11-26981187, 26989253, 26987467

ای میل: ios.newdelhi@gmail.com

ویب سائٹ: www.iosworld.org


☆☆☆